



سوال

(224) نذر کی اقسام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نذر کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور کیا نذر پوری نہ کرنے پر کوئی سزا بھی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نذر کا شرعی حکم یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(إِنَّهُ لَا يَزِدُّ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُنْتَحِزُّ بِمِنْ التَّحِيلِ) (رواه البخاری، کتاب القدر، باب 6)

”کہ نذر تقدیر کو نہیں بدل سکتی، اس کی وجہ سے صرف تحیل آدمی سے کچھ نکال جاتا ہے۔“

یہ اس لیے کہ بعض لوگ بیمار ہونے یا کوئی نقصان اٹھانے یا کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف آنے پر صدقہ کرنے، کوئی جانور ذبح کرنے یا مال تقسیم کرنے کی نذر ملتے ہیں، اس کا اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نذر ماننے بغیر نہ تو انہیں شفا دے گا اور نہ نقصان پورا کرے گا۔ تو اس بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نذر ماننے سے اپنی قضا و قدر کو تبدیل نہیں کرتا، ہاں وہ بندہ تحیل ہے نذر ماننے بغیر کچھ نہ دے گا اگر وہ قتل، زنا، شراب نوشی یا چوری ڈاکہ وغیرہ اور معصیت سے عبارت ہو تو اسے پورا کرنا جائز ہے۔ اس پر کفارہ قسم دینا، یعنی دس مساکین کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ اگر نذر مباح ہو مثلاً کھانا، پینا، لباس، سفر یا عام سی گفتگو تو نذر ماننے والے کو اختیار ہے چاہے تو نذر پوری کرے اور چاہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے۔ اور اگر کسی نے اطاعت الہی میں مساکین اور غریبوں میں کچھ تقسیم کرنے کی نذر مانی، مثلاً انہیں کھانا کھلانا، ان میں تقسیم کرنے کے لیے کوئی جانور ذبح کرنا وغیرہ تو ایسی نذر پوری کرتے ہوئے مساکین اور غریبوں پر نذر کے مطابق تقسیم کرنا لازم ہے۔ اگر وہ نذر کسی خاص چیز سے مخصوص کر دے مثلاً مساجد، کتابیں یا دینی منصوبہ جات وغیرہ کے ساتھ تو وہ معین کردہ جہتوں کے ساتھ ہی مخصوص ہوگی۔۔۔ شیخ ابن جریرین۔۔۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین



نذریں اور قسمیں، صفحہ: 244

محدث فتویٰ